بیداری کی ضرورت ہے۔ مسلمان دانش وروں‘ ذرائع ابلاغ اور پالیسی سازوں کو سنجیدگی کے ساتھ سمجھنا چاہیے کہ مغرب میں معاشرہ کس طرح کام کرتا ہے۔ انھیں مغرب کی راے عامہ سے تعمیری انداز میں معاملہ کرنا چاہیے۔ اس کے نتیجے میں تہذیبوں کے درمیان ایک حقیقی‘ بامعنی اور بین التہذیبی مکالمے کا آغاز ہوسکتا ہے۔ اس کے ذریعے کئی مسائل کے حل کے لیے پُرامن اور باہمی طور پر فائدہ مند فضا پیدا ہوسکتی ہے۔ کتاب کا عربی میں ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ (محمد ایوب منیر)

ایک دلِ ناصبور‘ محمود عالم۔ ناشر: اُردو بک ریویو‘ ۳/۱۷۳۹‘ نیو کوہ نور ہوٹل‘ پٹودی ہاؤس‘ دریا گنج‘ نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

محمود عالم (م: ۲۴ مارچ ۲۰۰۷ء) ایک حساس دل کے مالک تھے۔ ان کے زیرنظر مجموعے میں شامل ۱۶ کہانیوں کے موضوعات بالکل منفرد ہیں۔ ادگھڑ‘ خواجہ سرا ڈائسٹی‘ تماشا میرے آگے‘ اب کوئی گلشن نہ اُجڑے‘ صاحب کا کتا‘ برمردار‘ ایک دوست کا مرثیہ‘ سونامی اور اصیل مرغ۔ بعض افسانوں میں کہانی پن تو بہت کم ہے لیکن احساسات و جذبات کا ایک سیلِ رواں ہے۔ ان کے ہاں اُمت مسلمہ کی حالتِ زار اور اس کی وجوہ کی بنیادیں تلاش کرنے کی کامیاب کوشش دکھائی دیتی ہے۔ سپرطاقتوں کے ہاتھ میں بنے کٹھ پتلی مسلم حکمرانوں نے ذاتی مفادات کی خاطر کس طرح وحدت ملّی کو پارہ پارہ کردیا‘ اپنے پرائے کی پہچان ختم ہوگئی اور یہود و نصاریٰ کے اشاروں پر اپنے ہی بھائی بندوں کا خون بہایا جارہا ہے۔

محمود عالم کی ان کہانیوں میں قرآن و حدیث کے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔ ’انوکھا تجربہ‘ میں اخلاق کی تبلیغ خاص طور پر بوڑھوں کے ساتھ برتاؤ کو موضوع بنایا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ خدا کے ہاں اس عمل کا کیا درجہ ہے۔ ’خوشبو‘ اور ’طائرانِ حرم‘ میں سچے اور پاک جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ ’دیدۂ تر‘ ایک معصوم خوب صورت لڑکی کی کہانی ہے جو محبت کے پاکیزہ جذبات رکھتی ہے اور فطرت کی طرح نہایت ہی سادہ و معصوم اور مادیت پرستی سے بےگانہ ہے۔ ’سفید جھوٹ‘ اور ایک ’دلِ ناصبور‘ میں بھی محبت کے پاکیزہ جذبات کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک چھوٹی سی کہانی ’پشیمانی‘ کے نام سے ہے جو اگرچہ بچوں کے لیے ہے لیکن اس میں ایک بھائی کی محبت کا قصہ ہے خاص طور پر

جب انسان کسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے تو عمر بھر اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

محمود عالم کی یہ کہانیاں تصنع اور بناوٹ سے پاک ہیں، بلکہ ایک ایسے شخص کی آواز ہیں جو اپنے گھر کو جلتا ہوا دیکھتا ہے اور بے اختیار چلاّ تا ہے۔ چلاّ نے کے اس عمل میں اگرچہ فنی تقاضوں کا خیال رکھنا مشکل ہوتا ہے لیکن اس کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ 'از دل خیزد بر دل ریزد' یعنی دل سے یہ جذبات اُٹھتے ہیں اور دل پر اثر کرتے ہیں۔ (محمد ایوب لِلّٰہ)

بتول (افسانہ نمبر) مدیرہ: ثریا اسماء۔ ادارہ بتول، کمرہ ۱۴-ایف، سید پلازا، ۳۰-فیروز پور روڈ، لاہور-فون: ۷۵۸۵۴۴۹۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۵۰ روپے۔

ماہ نامہ بتول گذشتہ ۶۰ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ 'اشاعتِ خاص' بتول کی روایت رہی ہے۔ زیرنظر 'افسانہ نمبر' اسی کا تسلسل ہے۔ اس میں افسانوں اور کہانیوں کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ ادب کی ماہیت و مقاصد اور اسلامی ادب کی بنیادی اقدار کی وضاحت پر سید امجد الطاف، عمادالدین صدیقی اور ماہرالقادری کے خاص مضامین، بتول کی قلم کاروں کے بارے میں فرزانہ چیمہ کا سروے، شاہدہ ناز قاضی سے ایک ملاقات، سلمٰی اعوان کے سفرِ استنبول کی ایک جھلک، طویل اور مختصر افسانے۔ کلاسیکی ادب سے پریم چند کا معروف اضافہ 'حج اکبر' اور امریکی افسانہ نگار کیٹ چوپن کا شاہ کار افسانہ 'پچھتاوا' جسے خاص نمبر کی بہترین تحریر کہا جا سکتا ہے۔

بتول کے نئے پرانے لکھنے والوں کے یہ افسانے، اس خاص ذوق اور ذائقے کے آئینہ دار ہیں جو بتول کا نصب العین اور اس کی پہچان ہیں، یعنی حسنِ معاشرت کا وہ اسلوب اور وہ طریقہ جس میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ ، اسوۂ کامل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان افسانوں میں ایک پاکیزہ اور صالح زندگی کے نمونے ملتے ہیں اور یوں یہ افسانے ایک مثبت اور تعمیری فکر کی نمایندگی کرتے ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تعارف کتب

☆ اسلامی تمدن کے ۱۴ اساسی اصول وضوابط، ڈاکٹر ایچ بی خاں۔ ناشر: الحمد اکادمی، ۱/۱۸-جے-۲، ناظم